© rasailojaraid.com

جامعہ بحر العلوم السّلفیہ
میرپور خاص۔ سندھ

تحریر: محمد یٰسین ظفر پرنسپل جامعہ سلفیہ

جہالت اور گمراہی کے اندھیرے میں منارۂ نور

جامعہ بحر العلوم السّلفیہ کی تاسیس پر علامہ پیر بدیع الدین شاہ راشدیؒ اور الحاج میاں فضل حقؒ نے رکھی

دولت پرستی کے اس دور میں ہزاروں انسان ایسے ہیں جن کے پاس دنیا جہان کی نعمتیں موجود ہیں۔ خوبصورت بنگلے بیش بہا قیمتی گاڑیاں خدمت گزار ملازمین غرضیکہ دولت کی فراوانی ہے اور کونسی ایسی چیز جو ان کی دسترس سے باہر ہے لیکن ان حالات میں بھی وہ انجانے خوف میں مبتلا ہوتے ہیں اور دولت کے چھن جانے کے غم میں ہلکان ہو رہے ہیں۔ منتشر خیالات پریشان حال اور خود کلامی کے مرض میں مبتلا ایسے سینکڑوں افراد ہمارے معاشرے میں موجود ہیں۔ جنہیں پل بھر کے لئے بھی ذہنی سکون اور قلبی راحت میسر نہیں ہے۔

لیکن اس دور میں ایسے بھی افراد ہیں جنہوں نے دولت کو کبھی بھی میعار نہیں بنایا۔ بلکہ ان کے نزدیک دین کی خدمت ہی دراصل وہ معیار ہے جس سے انسان کو رفعت حاصل ہوتی ہے اور آدمی کو قلبی سکون اور ذہنی آسودگی میسر آتی ہے۔ ان خوش نصیب افراد میں جامعہ بحر العلوم السّلفیہ میرپور خاص کی تمام انتظامیہ شامل ہے۔ جو زندگی کی تمام پونجی دین کی سربلندی کے لئے صرف کر رہے ہیں اور مال و دولت کو نمود و نمائش کی بجائے اللہ تعالیٰ کی رضاء کے لئے خرچ کرتے ہیں۔

جامعہ بحر العلوم سندھ کے پسماندہ علاقے میرخاص میں ایک مثالی دانشگاہ ہے۔ جس کی تاسیس اپنے وقت کے عظیم محدث علامہ پیر بدیع الدین شاہ راشدی اور قائد اہل حدیث الحاج میاں فضل حق رحمھما اللہ نے رکھی۔ یہ ادارہ مختلف مراحل طے کرتا ہوا آج تناور درخت بن چکا ہے۔ بعض تدریسی اور انتظامی مشکلات کے پیش نظر جامعہ سلفیہ فیصل آباد نے ادارے کی سرپرستی کی اور قابل اساتذہ کی ایک جماعت کو تدریسی فرائض سرانجام دینے کے لئے متعین کیا۔ بالخصوص مولانا عبدالحی عابد کو شیخ الحدیث مقرر کیا۔

میرپور خاص اقتصادی پسماندگی کے ساتھ ساتھ جہالت و گمراہی کا گڑھ ہے اور یہاں لادین قوتیں پوری طاقت کے ساتھ باطل نظریات کے پرچار میں سرگرم عمل ہیں۔

جنہوں نے ابتدائی مشکلات کے باوجود ادارے کی ترقی اور تعلیمی معیار کو بہتر بنانے کے لئے دن رات محنت کی اور دیکھتے ہی دیکھتے یہ ادارہ علاقے میں مرکزی حیثیت حاصل کر چکا ہے۔ اس ادارے میں کتاب و سنت پر مبنی خالص پاکیزہ تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کے نصاب تعلیم کی خصوصیت یہی ہے کہ طلبہ کو فقہی تعصب سے دور رکھا جاتا ہے اور ان کی فکری تربیت اس انداز سے کی جاتی ہے کہ وہ براہ راست قرآن و حدیث سے استفادہ کریں۔ تمام آئمہ فقہاء کا احترام کریں اور تفرقہ بازی سے اجتناب کریں۔ یہ ادارہ علاقہ بھر میں ایک ممتاز مقام حاصل کر چکا ہے۔

یہ علاقہ اقتصادی پسماندگی کے ساتھ ساتھ جہالت گمراہی کا گڑھ ہے اور یہاں لادین قوتیں پوری طاقت کے ساتھ باطل نظریات کے پرچار میں سرگرم ہیں۔ مقامی غریب نادار عوام کو اقتصادی لالچ کے شکنجے میں جکڑ رکھا ہے۔ ان کے بچوں کو اپنے اپنے تعلیمی اداروں میں داخلہ دیتے ہیں اور فی کس پانچ سو سے آٹھ سو روپے تک وظیفہ والدین کو دیتے ہیں۔ جن میں پیش پیش قادیانی' آغاخانی' عیسائی قابل ذکر ہیں۔ والدین کو اس سے کوئی غرض نہیں کہ ان کے بچے کیا بنتے ہیں؟ باطل قوتوں کے مراکز جگہ جگہ نظر آتے ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ان حالات میں اگر کسی جماعت نے جرات کا مظاہرہ کیا ہے تو وہ میر پور خاص کی مرکزی جمعیت اہل حدیث ہے جنہوں نے کمال محنت سے یہ مثالی تعلیمی ادارہ قائم کیا اور مقامی بچوں کی صحیح تعلیم و تربیت کا اہتمام کیا۔ ان میں خاص طور پر ممتاز عالم دین علامہ محمد یوسف زبیدی حفظہ اللہ تعالیٰ' حاجی محمد اسماعیل اور جناب محمد ہاشم قابل ذکر ہیں۔ جنہیں دیکھ کر یہ اندازہ لگانا ذرا مشکل نہیں کہ وہ پیدا ہی دین کی خدمت کے لئے ہوئے ہیں۔ ان کے پر عزم چہرے اس بات کا مظہر ہیں کہ ان کے نزدیک دین عمل کا نام ہے۔ اس ادارے کی خدمت میں ہمہ تن مصروف نظر آتے ہیں۔ چہروں کی چمک قلبی سکون کا پتہ دیتی ہے۔

دینی اداروں کی خدمت غیر معمولی اعزاز ہے۔ ان میں زیر تعلیم طلبہ اور تدریسی فرائض سرانجام دینے والے اساتذہ ایک بلند مقام رکھتے ہیں۔ جو لوگ ان کی میزبانی کا شرف حاصل کرتے ہیں وہ کیونکر کم تر ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی مساعی کو قبول فرمائے۔

بتاریخ ۲۱ نومبر بروز اتوار اختتام صحیح بخاری شریف کے موقع پر ایک باوقار تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں شمولیت کے لئے صدر جامعہ میاں نعیم الرحمان کی معیت میں میر پور جانا ہوا۔ درس بخاری کے لئے ممتاز عالم دین مولانا ارشاد الحق اثری ممبر اسلامی نظریاتی کونسل بطور خاص تشریف لائے۔

فجر کی نماز کے بعد راقم نے درس قرآن دیا جس میں تمام طلبہ اور اساتذہ شریک ہوئے۔ اعمال صالحہ کی فضیلت اور اس میں جلدی اختیار کرنے کی تلقین کی گئی اور طلبہ کو بطور خاص توجہ دلائی گئی کہ وہ اس موقع کو غنیمت سمجھیں اور علم کے ساتھ عملی میدان میں آگے بڑھیں۔

میاں نعیم الرحمان نے سلفیہ فری ڈسپنسری جس کا آغاز میاں فضل حق مرحوم نے کیا تھا ایک لاکھ تیس ہزار (130000) روپے کا عطیہ دیا۔

اس سفر میں سلفیہ فری ڈسپنسری کا معائنہ کیا گیا۔ جس کا آغاز الحاج میاں فضل حق نے کیا تھا۔ صدر جامعہ میاں نعیم الرحمان نے ڈسپنسری کی کارکردگی کو بہتر بنانے اور اس کو وسعت دینے کے لئے نہایت مفید تجاویز دیں۔ آپ نے اس ڈسپنسری کے لئے مبلغ ایک لاکھ تیس ہزار روپے کا عطیہ بھی دیا اور اس عزم کا اظہار کیا کہ ہم اس نیک کام کو جاری و ساری رکھیں گے۔

نماز ظہر کے بعد میاں نعیم الرحمان نے تقریب سے افتتاحی خطاب کیا۔ انہوں نے قرآن و حدیث کی تعلیمات کی اہمیت بیان کی اور ادارے کی کارکردگی کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ آپ نے قیام پاکستان کے مقاصد کو بیان کرتے ہوئے افسوس کا اظہار کیا کہ باون سال گزرنے کے باوجود کوئی حکمران ان مقاصد کو حاصل نہ کر سکا اور ہر حکمران کا انجام عبرت ناک ہوا۔ انہوں نے موجودہ حکمرانوں کو متنبہ کیا کہ وہ اپنے پیشرو سے سبق حاصل کریں اور اسلام کی سربلندی کے لئے کام کریں اور اس ملک میں کتاب و سنت کو نافذ کریں۔ آج ملک اقتصادی بحران کا شکار ہے اور حکمران اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ جلد از جلد معیشت کو درست کر دیں گے لیکن مقام افسوس ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کھلی جنگ کر رہے ہیں اور سود کو زندگی کے ہر شعبے میں داخل کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اس نافرمانی پر کیونکر معیشت درست ہو گی۔ انہوں نے مسلمانوں کو بھی تلقین کی کہ وہ خود بھی اسلام کو دل و جان سے قبول کریں اور اس پر عمل کریں۔ آخر میں انہوں نے یہ اعلان کیا کہ ہم عنقریب طلبہ کی تعلیم کی طرح طالبات کے لئے بھی ایک مثالی ادارہ بنائیں گے۔

کراچی سے ہم بھائی سیٹھ عبدالستار کے ہمراہ میر پور روانہ ہوئے تھے اس سفر میں بھائی عبدالستار کی نرم اور گداز گفتگو سے بے حد متاثر ہوئے۔ ہم ان کے تہہ دل سے شکر گزار ہیں۔ خاص کر ان کے ڈرائیور الف گل خاں جنہوں نے بھی بہت خدمت کی۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں کو قبول فرمائے۔

بقیہ استحکام معیشت کیونکر ممکن ہے

کے احکامات پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اسی کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے معیشت کو مستحکم کریں۔ سودی کاروبار سے نہ معیشت مضبوط ہو گی اور نہ ہی کاروبار پروان چڑھے گا اور نہ ہی اس ڈگمگاتی ہوئی معیشت کو سودی قرضے سہارا دے سکتے ہیں۔

اگر ہم دنیا میں ترقی اور کامیابی چاہتے ہیں تو اس کا ایک ہی طریقہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق عمل کریں۔ اس کے بغیر نہ دنیا میں کامیابی ہے اور نہ آخرت میں۔

وما علینا الا البلاغ المبین

© rasailojaraid.com